غزلیں

راشد جمال فاروقی

○

پھسلن درون میں تھی سنبھلنا پڑا مجھے
تا عمر پل صراط پہ چلنا پڑا مجھے

یکسانیت ہی راس نہ آئے تو کیا کریں
ہر بار راستوں کو بدلنا پڑا مجھے

اس سے مقابلہ تو کوئی مسئلہ نہ تھا
تھی مصلحت، محاذ سے ٹلنا پڑا مجھے

میں اپنے گھر بہشت میں خوش کام تھا مگر
اکثر پرائی آگ میں جلنا پڑا مجھے

صحرا کی تشنگی تھی کہ دیکھی نہیں گئی
میں برف کا پہاڑ تھا گلنا پڑا مجھے

خالد عبادیؔ

○

جھک کر میں کیا ڈھونڈ رہا ہوں مٹّی میں
طے کرنا کچھ سہل نہیں ہے جلدی میں

ایسے لوگ مگر دنیا میں کتنے ہیں
چاند نظر آتا ہے جن کو روٹی میں

آنکھیں کھل جاتی ہیں جب تو سوتا ہے
انہونی بھی شامل کر اب ہونی میں

پہلے تو شعلوں سے بچایا بستی کو
پھر پانی نے آگ لگا دی بستی میں

زنجیروں سے بچ کر چلتے رہنا ہے
بس اتنی سی بندش ہے آزادی میں

پیار نہیں تو پیار کی بے معنی باتیں
کچھ تو ہوتا ہی ہوگا خود غرضی میں

C-1452، آئی ڈی پی ایل، ٹاؤن شپ ویر بھدرا (رشی کیش) دہرہ دون

معرفت بک امپوریم، سبزی باغ، پٹنہ، موبائل: 9835480456